بلا تبصرہ

؏ تری زلف میں پہنچی تو حسن کہلائی

"ادارہ ترجمان الحدیث کو ایک اشتہار موصول ہوا ہے جسے ہم بلا تبصرہ من وعن ہدیۂ قارئین کر رہے ہیں ——— انّ فی ذٰلک لذکریٰ لمن کان لہٗ قلب او القی السمع وھو شہید" ——— (ادارہ)

"امام احمد رضا بریلوی رح کا پیغام"

۱۔ میت کا طعام کھانے سے دل مردہ اور سیاہ ہو جاتا ہے۔ (فتاویٰ رضویہ جلد ۱ ص ۹۵)

۲۔ وعظ و تقریر کی فیس لینا اسی طرح حرام ہے جس طرح رشوت اور سود حرام ہے۔ اس کا کھانا صراحتہً حرام کھاتا ہے۔ (ذخیر الآمال ص ۳)

۳۔ اجرت پر قرآن مجید پڑھانے سے میت کو ثواب نہیں پہنچتا، اجرت پر پڑھنے اور پڑھانے والے دونوں گنہگار ہیں۔

فرمایا: ایصالِ ثواب اور اموات کو ہدیۂ اجر پہنچانا تمام اہل سنت وجماعت کے اتفاق سے پسندیدہ اور شریعت میں مستحب ہے۔ (رسائل رضویہ حصہ دوم ص ۱۸۳)

——— لیکن جائز نہیں ——— تیجہ، چالیسواں وغیرہ میں دعوتِ عام کہ امراء بھی کھائیں!

فرمایا: میت کے گھر والے تیجہ، دسویں، چالیسویں وغیرہ کے دن رشتہ داروں یا دوست احباب کی دعوت کریں۔ یہ ناجائز اور بدعتِ قبیحہ ہے کہ دعوت تو خوشی کے موقعہ پر کی جاتی ہے نہ کہ غمی کے موقعوں پر۔

(فتاویٰ رضویہ جلد ۴ ص ۲۲۳ - سنی بہشتی زیور ص ۱۶۲)

علمائے کرام اہل سنت وجماعت:

ایسی ہی دعوتوں کے متعلق فرماتے ہیں کہ سب دکھاوے اور ناموری کے کام ہیں۔ ان سے

بچنا لازم و ضروری ہے۔ کشف الغطاء میں فرمایا کہ تعزیت کے لیے اکثر عورتیں رشتہ دار جمع ہوتی ہیں اور روتی پیٹتی نوحہ کرتی ہیں۔ انہیں کھانا نہ دیا جائے کہ گناہ پر مدد دینا ہے۔ حدیثوں میں آیا ہے کہ حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اہل میت کے یہاں جمع ہونے اور ان کے کھانا تیار کرانے کو مردے کے لیے نوحہ کرنے میں شمار کرتے تھے۔ (ابن ماجہ وغیرہ) اور ظاہر ہے کہ نوحہ حرام ہے۔ ہاں اگر محتاجوں کو دینے کو پکوائیں تو حرج نہیں، بلکہ خوب ہے۔ بشرطیکہ یہ کام کوئی عاقل بالغ اپنے مال خاص سے کرے یا ترکہ سے کریں تو سب وارث موجود و بالغ و راضی ہوں، اور اگر وارثوں میں کوئی یتیم یا اور کوئی بچہ نابالغ ہو یا بالغ ہیں مگر سب موجود نہیں یا موجود ہیں اور سب سے اجازت نہ لی اور کھانا پکوانا یا خیر خیرات کرنا شروع کر دیا تو یہ بات اور بھی زیادہ حرام اور سخت ناجائز ہے کہ یتیموں کا مال یوں بے دریغ اڑانا۔ دوسروں کا مال بلا اجازت تصرف میں لانا ہے اور یہ خود ناجائز و حرام ہے اور اگر ان میں کوئی یتیم ہو تو آفت اور سخت تر ہے۔ ہندو پاک کے اکثر گھرانوں میں رواج ہے کہ میت کے روز وفات سے اس کے اعزا و اقارب یا احباب کی عورتیں اس کے یہاں جمع ہوتی ہیں پھر کچھ دوسرے دن کچھ تیسرے دن واپس چلی جاتی ہیں اور بعض چالیسویں تک بیٹھی رہتی ہیں۔ اس مدت اقامت میں عورتوں کے کھانے پینے اور پان چھالیا کا اہتمام اہل میت کرتے ہیں جس کے باعث دُہ زیر بار ہوتے ہیں۔ ان کے متعلق علمائے کرام نے فرمایا کہ یہ عورتیں کہ جمع ہوتی ہیں ناپسندیدہ اور خلاف شرع کام کرتی ہیں مثلاً چلا کر رونا، پیٹنا، بناوٹ سے منہ ڈھانپنا وغیرہ وغیرہ۔ اور یہ سب نوحہ ہے اور حرام۔ میت کے عزیزوں اور دوستوں کو بھی جائز نہیں کہ انہیں کھانا بھیجیں کہ گناہ کی امداد ہوگی۔ نہ کہ اہل میت کھانے وغیرہ کا اہتمام کریں کہ سرے سے ناجائز ہے تو اس ناجائز مجمع کے لیے اور زیادہ ناجائز ہوگا پھر اکثر لوگوں کو اس رسم شنیع اور بیہودہ رواج کے باعث اپنی طاقت سے زیادہ ضیافت کا اہتمام کرنا پڑتا ہے یہاں تک کہ میت والے بیچارے اپنے غم، اپنی مصیبت کو بھول کر اس آفت میں مبتلا ہو جاتے ہیں کہ اس میلے کے لیے کھانا، پان، چھالیا کہاں سے لائیں اور بارہا ضرورت قرض لینے کی پڑتی ہے۔ ایسا تکلف شریعت کو کسی طرح جائز نہیں کسی امر مباح کے لیے بھی پسند نہیں اور ہرگز پسند نہیں، نہ کہ ایک رسم ممنوع کے لیے۔ پھر اس کے لیے جو دقتیں پڑتی ہیں بالکل ظاہر ہیں۔ پھر اگر سودی قرض ملا تو حرام خاص ہو گیا اور معاذ اللہ

لعنتِ الٰہی سے پورا حصہ ملا کہ بلاضرورت شرعیہ سود دینا بھی سود لینے کی مانند باعثِ لعنت ہے۔ الغرض اس بیہودہ رسم کی ممانعت میں کوئی شک وشبہ نہیں۔ اللہ عزوجل مسلمانوں کو توفیق بخشے کہ ایسی تمام رسمیں یک لخت ترک کر دیں جن میں ان کے دین و دنیا کا نقصان ہے اور طعن بیہودہ کا لحاظ نہ کریں۔ (فتاوٰی رضویہ جلد ۴ ص ۱۳۹، ۱۴۰ سنی بہشتی زیور ۱۶۲ تا ۱۶۴)

اگرچہ صرف ایک دن یعنی پہلے ہی روز عزیزوں وہمسایوں کو مسنون ہے کہ اہلِ بیت کے لیے اتنا کھانا پکوا کر بھیجیں جسے وہ دو وقت کھا سکیں اور اصرار کر کے انھیں کھلائیں مگر یہ کھانا صرف اہلِ میت ہی کے قابل ہونا سنت ہے اس میلے کے لیے ہرگز نہیں اور ان کے لیے بھی روزِ اول کا حکم ہے آگے نہیں۔ (فتوٰی رضویہ جلد ۴ ص ۱۴۰)

ایصالِ ثواب کے غلط طریقے:

ایصالِ ثواب کے نام پر آج کل لوگ اس قسم کی خیرات کرتے ہیں کہ چھتوں اور کوٹھوں پر سے روٹیاں اور روٹیوں کے ٹکڑے، بسکٹ وغیرہ پھینکتے ہیں اور صدہا آدمی اس کو لوٹتے ہیں۔ ایک کے اوپر ایک گرتا ہے۔ بعض کے چوٹ لگ جاتی ہے اور وہ روٹیاں یا بسکٹوں کے ٹکڑے نیچے زمین پر گر کر پاؤں سے روندے جاتے ہیں، بلکہ بعض اوقات غلیظ نالیوں میں بھی گرتی ہیں اور رزق کی سخت بے ادبی اور بے حرمتی ہوتی ہے اور بہت کچھ برباد بھی ہو جاتی ہیں۔ یہی حال شربت کا ہے کہ اوپر سے آبخوروں میں وہ لوٹ مچائی جاتی ہے کہ آدھا آبخورہ بھی شربت کا نہیں رہتا اور تمام شربت گر کر زمین پر بہتا اور ضائع جاتا ہے۔ یہ نہ خیر خیرات ہے نہ ثواب و ایصالِ ثواب، نہ اس سے خدا اور رسول راضی نہ اس پر کسی ثواب کی امید، صرف ناموری اور دکھاوے کی صورتیں ہیں جو حرام اور رزق کی بے ادبی اور بربادی کا گناہ الگ۔ کاش یہ چیزیں انسانیت کے طریقہ پر تقسیم کی جائیں تو بے حرمتی بھی نہ ہو اور لوگ اس سے فائدہ بھی اٹھائیں اور غور کرنے والے ثواب کمائیں (فتاوٰی رضویہ ج ۱۰ ص ۸۸۔ سنی بہشتی زیور ۱۷۴۔۱۷۵) ایک سائل کے جواب میں فرمایا، سبحٰن اللہ اے مسلمان یہ پوچھتا ہے جائز ہے یا کیا؟ یوں پوچھو کہ یہ ناپاک رسم (دعوت میت) کتنے قبیح اور شدید گناہوں پر مشتمل ہے۔ یہ دعوت خود ناجائز و بدعت شنیعہ قبیحہ ہے۔ میت کے پہلے یا تیسرے دن یا ہفتہ کے دن جو کھانے تیار کراتے ہیں، سب مکروہ و ممنوع ہیں۔ (فتاوٰی رضویہ جلد ۴ ص ۱۳۸، ۱۳۹)

ریاء و تفاخر کی نیت سے حرام ہے:
یہ کھانا اگر ریا و تفاخر کی نیت سے ہے تو حرام ہے (فتاوی رضویہ ج ۱۰ ص ۶۸) (دعوت نہ کرنے پر) طعنہ دینے والوں اور مجبور کرنے والوں کو (کھانا) حرام (ہے) (فتاوی رضویہ، ج ۱۰ ص ۶۸)

واجب نہ جانے:
ایصال ثواب مندوب (مستحب) ہاں اسے شرعاً لازم جانے یا بغیر اس کے فاتحہ کا قبول نہ سمجھے تو یہ اعتقاد فاسد ہے۔ اس اعتقاد سے احتراز ہے (فتاوی رضویہ جلد ۴ ص ۱۹۷، ۱۹۸)
اسراف نہ ہو۔ (فتاوی رضویہ جلد ۴ ص ۱۹۷، ۱۹۸)

ایصالِ ثواب کے لیے دن کا تعین جائز ہے، واجب یا سنت سمجھنا باطل ہے:
ایصال ثواب کے لیے تعین تاریخ بلا شبہ جائز ہے اور سنت مسلمین یعنی ان کا طریقہ مسلوکہ ہے مگر اسے واجب جاننا باطل محض ہے۔ یونہی سرکار رسالت کی سنت سمجھنا (فتوی رضویہ جلد ۶ ص ۷۷)۔ ایصالِ ثواب میں کوئی صورت پڑھنا شرعاً معین نہیں، اور بلا اعتقادِ وجوب معین کرنے میں حرج نہیں (فتاوی رضویہ جلد ۴ ص ۲۲۴)
فاتحہ و ایصال ثواب کے لیے کھانے کا پیش نظر ہونا کچھ ضروری نہیں (فتاوی رضویہ ج ۴ ص ۲۲۵)
اپنی طاقت سے زیادہ خرچ کرنا جائز نہیں (فتاوی رضویہ ج ۴ ص ۱۴۰)

حرام مال پر فاتحہ و ایصالِ ثواب جائز نہیں ہے بلکہ کفر ہے:
اگر عمر چیز اس نے حرام کاری یا قمار بازی سے حاصل کی بعینہٖ اسی شے پر نیاز دلائی مثلاً جوئے میں چاول جیتے تھے، انہیں کا پلاؤ پکایا۔ زانیہ کو اس کے آشنا نے گوشت بھیجا اسی پر فاتحہ دلائی۔
جب تو وہ نیاز و فاتحہ یقینی مردود اور اس کا کھانا قطعی حرام ہے اور فاتحہ دینے والے کو اگر معلوم تھا کہ بعینہٖ یہ وہی شے ہے تو وہ بھی سخت عظیم شدید گناہ میں گرفتار یہاں تک کہ فاتحہ دینے دلانے والے دونوں پر معاذ اللہ خوف کفر ہے۔ دونوں پر لازم ہے کہ کلمۂ اسلام نئے سرے سے پڑھیں اور نکاح کی تجدید کریں۔ اگر فقیر پر کوئی چیز مال حرام سے صدقہ کیا اور ثواب کی امید رکھی تو کفر کیا۔ اگر اس کا علم ہوا اس نے صدقہ کرنے کے لیے دعا کی اور معطی (صدقہ دینے والا)

نے آمین کہی تو دونوں نے کفر کیا (فتاوٰی رضویہ ج ۱۰ ص ۹۳)

اور جو لوگ مساجد اور خانقاہوں میں بیٹھ جاتے ہیں:

اور بسر اوقات کے لیے کچھ کام نہیں کرتے اور اپنے کو متوکل بتاتے ہیں حالانکہ ان کی نگاہیں اس کی منتظر رہتی ہیں کہ کوئی ہمیں کچھ دے جائے وہ متوکل نہیں۔ اس سے اچھا یہ تھا کہ کچھ کام کرتے، اس سے بسر اوقات کرتے۔ اسی طرح آج کل بہت سے لوگوں نے پیری مریدی کو پیشہ بنا لیا ہے۔ سالانہ مریدوں میں دورہ کرتے ہیں اور مریدوں سے طرح طرح سے رقمیں کھسوٹتے ہیں جس کو نذرانہ وغیرہ ناموں سے موسوم کرتے ہیں اور ان میں بہت سے ایسے ہی ہیں جو جھوٹ اور فریب سے بھی کام لیتے ہیں، یہ ناجائز ہے (بہارِ شریعت جلد ۱۶ صفحہ ۲۱۸)

جو شخص علمِ دین و قرآن پڑھ کر کسب چھوڑ دیتا ہے اور اپنے دین کو کھاتا ہے یعنی عالم یا قاری ہو کر بیٹھ گیا اور کمانا چھوڑ دیا۔ یہ خیال کیے ہوتے ہے کہ لوگ مجھے عالم یا قاری سمجھ کر خود ہی کھانے کو دیں گے کمانے کی کیا ضرورت ہے، یہ ناجائز ہے۔ رہا یہ امر کہ قرآن مجید و تعلیم دین پر اجرت لینا اور اس کے پڑھانے کی نوکری کرنا اس کو فقہائے متاخرین نے جائز فرمایا ہے۔ یہ دین فروشی میں داخل نہیں (بہارِ شریعت جلد ۱۶ ص ۲۱۹)

امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی زندگی میں کبھی سوم کے چنے وغیرہ نہیں کھائے!

فرمایا: احتراز زیادہ پسندیدہ ہے اور اسی پر ہمیشہ سے اس نقیر کا عمل ہے۔

(فتاوٰی رضویہ جلد ۴ صفحہ ۱۳۸)

مسئلہ ضروریہ:

پاکستان و ہندوستان میں عام رواج ہے کہ کفن مسنون کے علاوہ اُوپر ایک چادر اوڑھاتے ہیں۔ وہ تکیہ دار یا کسی اور مسکین پر تصدق کرتے ہیں اور ایک جانماز ہوتی ہے جس پر امام جنازہ کی نماز پڑھتا ہے وہ بھی صدقہ کر دیتے ہیں۔ اگر یہ چادر و جانماز میت کے مال سے نہ ہوں بلکہ کسی نے اپنی طرف سے دیا ہے اور عادۃً وہی دیتا ہے جس نے کفن دیا، بلکہ کفن کے لیے جو کپڑا لایا جاتا ہے وہ اسی انداز سے لایا جاتا ہے جس میں یہ دونوں بھی ہو جائیں جب تو ظاہر ہے کہ اس کی اجازت ہے اور اس میں کوئی حرج نہیں اور اگر میت کے مال سے ہے تو دو صورتیں ہیں۔ ایک یہ کہ وارث سب بالغ ہوں اور سب کی اجازت سے ہو جب بھی جائز ہے اور اگر اجازت

سے نہ ہو تو جس نے میت کے مال سے منگایا اور تصدق کیا اس کے ذمہ یہ دونوں چیزیں ہیں، ان میں جو قیمت صرف ہوئی ترکہ میں شمار کی جائے گی اور قیمت خرچ کرنے والا اپنے پاس سے دے گا۔

دوسری صورت یہ ہے کہ ورثاء میں کل یا بعض نابالغ ہیں تو اب وہ دونوں چیزیں ترکہ سے ہرگز نہیں دی جاسکتیں اگرچہ اس نابالغ وارث نے اجازت بھی دے دی ہو کہ نابالغ کے مال کو صرف کر لینا حرام ہے۔ اسی طرح گھر میں لوٹے گھڑے ہوتے ہیں، خاص میت کے نہلانے کے لیے خریدے تو اس میں بھی یہی تفصیل ہے۔

تیجہ، ساتواں، دسواں، چالیسواں، ششماہی، برسی کے مصارف (اخراجات) میں بھی یہی تفصیل ہے کہ اپنے مال میں سے جو چاہے خرچ کرے اور میت کو ثواب پہنچائے اور میت کے مال سے یہ مصارف اسی وقت کیے جائیں کہ سب وارث بالغ ہوں اور سب کی اجازت ہو ورنہ نہیں، مگر جو بالغ ہو اپنے حصہ سے کرسکتا ہے۔

ایک صورت اور بھی ہے کہ میت نے وصیت کی ہو تو دین (قرض) ادا کرنے کے بعد جو بچے اس کی تہائی میں وصیت جاری ہوگی۔ اکثر لوگ اس سے غافل ہیں یا ناواقف کہ اس قسم کے تمام مصارف کر لینے کے بعد اب جو باقی رہتا ہے اسے ترکہ سمجھتے ہیں۔ ان مصارف میں نہ وارثوں سے اجازت لیتے ہیں نہ وارث کے نابالغ ہونے کا کچھ خیال رکھتے ہیں اور یہ سخت غلطی ہے (سنی بہشتی زیور ص۱۵۶، بہار شریعت جلد ۴ ص ۱۴۲، ۱۴۳)

ایصالِ ثواب کے لیے قرآن پاک اجرت پر پڑھنا حرام ہے:

تلاوتِ قرآن و ذکرِ الٰہی پر اجرت لینا دینا دونوں حرام ہے۔ لینے دینے والے دونوں گنہگار ہوتے ہیں اور جب یہ فعل حرام کے مرتکب ہیں تو ثواب کس چیز کا اموات کو بھیجے گا۔ گناہ پر ثواب کی امید اور زیادہ سخت و اشد ہے (فتاویٰ رضویہ جلد ۳ ص ۲۸۷، ۲۹۳، ۲۹۴۔ جلد ۴ ص ۲۱۸ جلد ۱۰ ص ۱۶۷، ۱۶۸۔ بہار شریعت جلد ۶ ص ۱۵۴ جلد ۱۴ ص ۱۳۹ جلد ۱۶ صفحہ ۲۳۹، ۲۴۰)

۱۔ تلاوت و تہلیل میں اجرت لینا ضرور حرام اور گناہ ہونے میں قطعی غیر قطعی ہونے کا فرق نہیں، گناہ اگرچہ صغیرہ ہو اسے ہلکا جاننا قطعی حرام ہے۔

۲۔ جبکہ عادت و رواج کے مطابق قاری کو معلوم ہے کہ ملے گا اور اسے (گھر والے کو معلوم ہے

کہ دینا ہوگا تو ضرور اجرت میں داخل ہے۔ "المعروف کالمشروط" (مشہور مشروط کی طرح ہے) قاعدہ کلیہ ہے۔" (فتاوٰی رضویہ جلد ۴ ص ۲۲۲)

بعض مرتبہ پڑھنے والوں کو پیسے نہیں دیے جاتے مگر ختم کے بعد مٹھائی تقسیم ہوتی ہے اگر اس مٹھائی کی خاطر تلاوت کی ہے تو یہ بھی ایک قسم کی اجرت ہے کہ جب ایک چیز مشہور ہو جاتی ہے تو اسے بھی مشروط ہی کا حکم دیا جاتا ہے۔ اس کا بھی وہی حکم ہے جو مذکور ہو چکا ہاں جو شخص یہ سمجھتا ہے کہ مٹھائی نہیں ملتی۔ جب بھی میں پڑھتا وہ اس حکم سے مستثنٰی ہے۔ اور اس بات کا وہ خود اپنے ہی دل میں فیصلہ کر سکتا ہے کہ میرا پڑھنا مٹھائی کے لیے ہے یا اللہ عزوجل کے لیے، لہذا بظاہر اخلاص نظر نہیں آتا۔

میلاد خوان اور واعظ بھی دو حصے لیتے ہیں جب کہ وعظ میں مٹھائی تقسیم ہوتی ہے، جس سے بظاہر یہی معلوم ہوتا ہے کہ ایک حصہ اپنے پڑھنے اور تقریر کرنے کا لیتے ہیں۔ اگر وہی حصہ یہ بھی لیتے جو عام طور پر تقسیم ہوتا ہے تو بہت خوب ہوتا کہ ذرا سی مٹھائی کے بدلے اجر عظیم کے ضائع ہونے کا شبہ نہ ہوتا۔

بعض جگہ خصوصیت کے ساتھ ان کی دعوتیں بھی ہوتی ہیں کہ ان کو اسی حیثیت سے کھانا کھلایا جاتا ہے کہ یہ پڑھیں گے، بیان کریں گے، یہ مخصوص دعوت بھی اسی اجرت ہی کی حد میں ہوتی ہے۔ ہاں اگر اور لوگوں کو دعوت بھی ہو تو یہ نہیں کہا جائے گا کہ وعظ و تقریر کا معاوضہ ہے۔" (بہار شریعت جلد ۱۶ ص ۱۳۹، ۱۴۰)

میت کے گھر والے تیجے کے دن دعوت کریں، قرآن شریف پڑھنے والوں کو کھانا کھلائیں تو ناجائز ہے (تعلیم الاسلام ص ۱۱۳) مصنفہ سید محمود مفتی اعظم الور۔

حضرت پیر مہر علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ کا فتوٰے:

قرآن شریف کی اجرت لینی دینی حرام ہے۔ ہاں اگر پڑھنے والے کو لالچ نہ ہو، اور دینے والا اجرت سمجھ کر نہ دے تو جائز ہے مگر یہ مشکل ہے لہذا اچھا ہے کہ دوست یا خویش و اقارب جو بلا اجرت پڑھنے والے ہوں پڑھیں (فتاوٰی مہریہ ص ۵۷)

سوم کے چنے و دیگر اشیاء کون کھا سکتا ہے؟

(سوم کے) چنے فقراء ہی کھائیں غنی کو نہ چاہیے۔ غنی بچوں کو ان کے والدین منع کریں۔ (فتاوٰی رضویہ جلد ۴ ص ۲۲۷)

مردے کا کھانا صرف فقراء کے لیے ہو، عام دعوت کے طور پر جو کرتے ہیں، یہ منع ہے غنی نہ کھائے (فتاوی رضویہ جلد ۴ ص۱۴۷)

میت کا طعام کھانے والوں کا دل مردہ اور سیاہ ہوجاتا ہے:

لوگوں میں مشہور ہے کہ طعام المیت یمیت القلب یعنی میت کا کھانا قلب سیاہ کر دیتا ہے۔ علمائے کرام نے اس کے یہ معنی بیان فرمائے ہیں کہ جو لوگ میت کے کھانے کی تمنا اور انتظار میں رہتے ہیں کہ کب کوئی مرے اور اس کا کھانا ملے اور اس کے نہ ملنے سے ناخوش اور ملول ہوتے ہیں ان کا قلب سیاہ یعنی دل مردہ ہوجاتا ہے اور عبادت و بندگی، ذکر و اذکار اور نیک کاموں کے لیے شوق انہماک دلچسپی چستی ان میں باقی نہیں رہتی اس لیے کہ وہ اپنی شکم سیری اور زبان کے ذائقے کی خاطر مسلمانوں کی موت کا انتظار کرتے رہتے ہیں اور کھانا کھاتے وقت اس کی لذتوں اور ذائقوں میں کھو کر موت و قبر کو بھول جاتے ہیں (فتاوی رضویہ جلد ۴ ص ۲۲۳، ۲۲۵) انہیں صرف اپنے حلوے مانڈے سے کام ہوتا ہے کسی اور سے کوئی غرض نہیں رہتی۔ ذہن میں یہ بات نہ آتی ہو تو اب تجربہ کر کے دیکھ لو تجربہ و مشاہدہ سے بڑھ کر اور کیا دلیل چاہیے سواللہ اعلم۔ غالباً اسی بنیاد پر بہت سے لوگ اگر شرعاً غریب ہوتے ہیں۔ سوم و چہلم وغیرہ کے موقعوں پر کی جانے والی دعوتوں میں شرکت سے گریز کرتے ہیں۔ ان کا یہ اقدام صحیح ہے۔ انہیں برادری یا پنچایت کے قانون میں گھسیٹنا مذموم حرکت ہے۔ (سنی بہشتی زیور ص ۱۷۵)

ایصال ثواب اور صدقہ جاریہ کے بہترین طریقے:

۱۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی والدہ کا انتقال ہوا تو آپ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر عرض کیا، یا رسول اللہ سعد کی (یعنی میری والدہ) کا انتقال ہو گیا ہے کون سا صدقہ افضل ہے؟ ارشاد فرمایا، پانی۔ انہوں نے کنواں کھودا اور اعلان کر دیا کہ "ھذہ لام سعد" "یہ سعد کی ماں کے لیے ہے" (ابوداؤد)

۲۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مومن کے ان کاموں اور نیکیوں میں جن کا ثواب اسے مرنے کے بعد بھی پہنچتا ہے یہ چیزیں ہیں (۱) وہ علم جس کو اس نے سیکھ کر پھیلایا (۲) نیک اولاد جو اپنے بعد چھوڑ گیا (۳) قرآن مجید جس کا وہ دوسرے کو وارث بنا گیا (۴) جو مسجد تعمیر کر گیا (۵) مسافروں کے لیے ٹھہرنے کا گھر بنا گیا (۶) نہر جاری کر گیا (۷) صدقہ خیرات جو اپنے

مال میں سے اپنی تندرستی اور زندگی کی حالت میں نکال گیا۔ ان چیزوں کا اس کے مرنے کے بعد ثواب پہنچتا رہتا ہے۔ (مشکوٰۃ کتاب العلم فصل ثالث) اس کے علاوہ بھی ایصالِ ثواب اور صدقہ جاریہ کی بیسیوں صورتیں ہیں، مثلاً راستہ درست کرنا، ہسپتال بنانا، مفید کتابیں لکھنا، کتب خانے قائم کرنا اور مدارس میں چندہ دینا، مدرسہ قائم کرنا، مساجد و خانقاہوں پر ایسی لائبریریاں قائم کرنا جن میں حقانیتِ اسلام، قرآن و سنت اور اولیاء اللہ کی تعلیم پر کتب رکھی جائیں اور نیک کاموں کے لیے نقد روپیہ یا غیر منقولہ جائداد اپنی زندگی میں وقف کر دینا یا ورثاء وقف کر دیں۔ ایسے اعمال کو اسلام نے صدقہ جاریہ قرار دیا۔ افسوس! آج ہم نے ان مسنون طریقوں کی بجائے غیر مسنون طریقے ایجاد کر لیے ہیں جو بجائے ثواب کے گناہ کا ذریعہ بنتے ہیں۔

المرتب: خادم المؤمنین علی احمد سندھیلوی
شائع کردہ: شعبہ نشر و اشاعت اخوان المومنین پاکستان مسجد اکھاڑے والی نزد پریکی
۱۵۰۔ راوی روڈ لاہور

مؤیدین

مولانا محمد مہر الدین شیخ الحدیث دارالعلوم حزب الاحناف لاہور
مولانا محمد سعید احمد نقشبندی خطیب جامع مسجد حضرت داتا گنج بخش لاہور
مولانا محمد گل خان عتیقی صدر مدرس جامعہ رضویہ مظہر الاسلام فیصل آباد
مولانا عبد اللطیف نقشبندی شیخ الحدیث جامعہ نظامیہ رضویہ لوہاری گیٹ لاہور
مولانا ابو الریان محمد رمضان مفتی دارالعلوم حزب الاحناف لاہور
مولانا عبد الحکیم شرف قادری صدر مدرس جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور
مولانا عبد الغفور ناظم اعلیٰ جامعہ فاروقیہ رضویہ پنج پیر گوجرہ
مولانا عبد القیوم خان شیخ الحدیث دوم دارالعلوم حزب الاحناف لاہور
مولانا محمد رشید نقشبندی نائب ناظم اعلیٰ انجمن نعمانیہ پاکستان لاہور
مولانا محمد شفیع رضوی ناظم اعلیٰ انجمن نعمانیہ پاکستان لاہور
مولانا سید غلام مصطفیٰ بخاری عقیل ناظم تعلیمات جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور
مولانا حافظ عبد الستار قادری سعیدی جامع مسجد غوثیہ قلعہ گوجر سنگھ لاہور

مولانا محمد صدیق سعیدی دار العلوم اسلامیہ حنفیہ عثمان آباد چرڑھ مانسہرہ ہزارہ۔

مولانا محمد یوسف صدیقی ناظم اعلیٰ جامعہ صدیقیہ سراج العلوم مستی گیٹ لاہور

مولانا محمد حنیف مدرس دار العلوم نعمانیہ، لاہور

مولانا حافظ محمد اکبر مہتمم جامعہ محمدیہ ضیاء القرآن جام ضلع راجن پور ڈیرہ غازی خاں

مولانا محمد اشرف مدرس دار العلوم جامعہ فاروقیہ رضویہ بنج پیر گوجر پورہ لاہور

مولانا قاری محمود الحسن صدر مدرس مدرسہ تجوید القرآن مسجد وزیر خان لاہور

مولانا قاضی محمد عبد الوحید ہزاروی مدرس جامعہ نظامیہ لاہور

مولانا حسن علی بریلوی رضوی، میلسی ملتان

مولانا عبد المجید افغانی مدرس جامعہ نظامیہ لاہور

* اگر آپ کے نام آنے والے رسالہ پر "آپ کا چندہ ختم ہے" کی مہر موجود ہے تو براہ کرم فی الفور اپنا سالانہ زر تعاون دفتر ترجمان کے پتے پر روانہ فرما دیں یا وی پی وصول کرنے کے لیے تیار رہیں!
آئندہ خریداری جاری نہ رکھنے کی صورت میں دفتر کو مطلع فرمائیں!
* خط وکتابت کے لیے خریداری نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔ شکریہ

(مینجر)